OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴿Journal of Islamic Studies﴾
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 2,July-Dec 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.02.0133, PP: 295-310

مرکز کوفہ کے تابعین کی تدوینی خدمات

Tāb'īn of Kufa and their Services to Compilation of Hadith

Published:
31-12-2021
Accepted:
25-10-2021
Received:
25-09-2021

Dr. Muhammad Fayyaz Khan
Assistant Professor, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: dr.fayyazirs@hu.edu.pk

Dr. Muhammad Anees Khan
Lecturer, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: manees332@gmail.com

Dr.Aftab Ahmad
Assistant Professor, Department of Islamic Studies SBB University Sheringal Dir Upper
Email: dr.aftabahmad@sbbu.edu.pk

Abstract

Hadith is the second source in Islamic Law. As from the Start MUHAMMAD (SAW) forbid the companion to write Hadith but after some time the Holy Prophet gives permission. From the Start giving protection to Hadith or Quran basically we are seeing two types of methods one is to memories and the second one is in written form. After Companion their followers were spread in different location .in these locations Kufa played a Vitol role .Followers of this area were taking keen interest in this subject .For this purpose they make all the necessary arrangements for example build Madrassa and wrote the Hadith according the rules of narrating (riwaya) and deep comprehension (diraya) of Prophetic statements .In this Research article we will describe shortly the editing services of the followers of center Kufa .How they were followed the rules and what are their efforts in this subject

Keyword: *Followers of Kufa, Editing Services of Hadith.*

تعارف:

حجیت حدیث کا تقاضا تھا کہ حدیث مدون کرکے اس کے مطالب کُھلے رکھے جائیں اور اس سے استنباط کے ذریعے اجتہاد کی راہیں بھی معلوم ہوں۔ دین اسلام اولاد آدمؑ پر خدا کی آخری حجت اور شریعت محمدی ﷺ بنی نوع انسان کے لیے آخری شریعت ہے پس لازم تھا کہ جوں جوں یہ تقاضا شدید ہوتا جائے۔ تدوین حدیث کے عملی اسباب سامنے آتے جائیں اور حدیث جمع ہوتی

CC BY

جائے۔قرآن کریم کے لکھے جانے سے یہ بات از خود ظاہر ہے کہ علم کی پوری حفاظت لکھے جانے سے ہی ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ پر جب کوئی آیت اُترتی تو آپ کاتب کو بُلا کر ارشاد فرماتے کہ یہ آیت فلاں سورۃ میں فلاں مقام پر لکھ لو۔قرآن کریم اسی ترتیب سے پڑھا اور لکھا جاتا تھا جس ترتیب سے حضور ﷺ اس کے لکھنے کی ہدایت فرماتے۔قرآن کریم کی کتابت نے کتابت حدیث کی فکر بھی پیدا کردی تھی، اگرچہ حضور ﷺ کی زندگی کا ہر مرحلہ آپ کا ہر ارشاد اور آپ کی ہر ادا حدیث تھی، تاہم ان دنوں خدشہ تھا کہ کتابت حدیث کے اہتمام میں کہیں کتابت قرآن نہ رہ جائے اور ہو سکتا تھا کہ ایسے حالات میں جب کہ عرب ابھی ابھی جاہلیت سے نکلے ہیں تعلیم و تعلم کا رواج بہت کم تھا حدیث کی کتابت سے کہیں حدیث عبادت کے طور پر تلاوت نہ ہونے لگے۔ جو مصلحت کا تقاضا تھا کہ کتابت قرآن کے دور تک کتابت حدیث پر عام حلقوں میں پابندی رہی۔ صرف اُنہی حضرات کو اجازت ہو جو مکمل محتاط رہیں علم کی حدود اور زبان کو پہچانتے ہوں اور انہیں محفوظ رکھنے کا پورا اہتمام ملحوظ رکھ سکیں۔اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جب حدیث اسلام میں قانونی طور پر حجت ہے۔ تو اسے محفوظ بھی ہونا چاہیئے تھا اور دیگر مصالح کتنی ہی کیوں نہ ہو، اُصولاً تحریر حدیث کی اجازت ہونی چاہیے تھی۔ عمومی اجازت نہ سہی لیکن جن صحابہ کے علمی حلقوں میں ان تحریرات کے خلط ملط ہونے کا اندیشہ نہ ہوا انہیں تحریر حدیث کی اجازت دی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریر قرآن کے دور تک تحریر حدیث پر پابندی ہونے کے باوجود یہ تقاضا اصولاً باقی رہا اور اس احساس کے تحت بعض صحابہ نے حضور ﷺ سے تحریر حدیث کی اجازت بھی مانگی اور آپ نے انہیں یہ اجازت مرحمت فرمائی۔ذیل میں چند تابعین کی تدوینی خدمات کا ذکر کیا جارہا ہے جن حضرات نے مرکز کوفہ میں حدیث کی تدوین میں اہم کردار ادا کیا۔

1- جامع سفیان بن عیینہ

یہ جامع سفیان بن عیینہ کی تالیف ہے۔آپ نے عبدالملک بن عمیر، ابی اسحاق اور اسود بن قیس سے روایت کی ہے اور آپ سے اعمشؒ، ابن جریجؒ اور شعبہؒ نے روایت کی ہے([1]) آپ نے پندرہ سال کی عمر سے حدیث لکھنا شروع کیا۔آپ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے پندرہ سال کی عمر میں عبدالکریم ابوامیہ کے پاس بیٹھنے کا شرف حاصل کیا([2]) امام زہری اپنی مجلس میں انہیں صغار میں شمار کرتے تھے([3]) آپ نے زہری ایوب السختیانی کے لیے بہت سی احادیث لکھیں([4]) اور آپ نے 142ھ کو پڑھانا شروع کیا([5])۔

علی بن الجعدؒ کا قول ہے:

"میں نے 160ھ کو ابن عیینہؒ سے احادیث لکھیں۔آپ ایک صحیفہ میں سے لکھوا رہے تھے([6]) احمد بن عبداللہ العجلیؒ کا بیان ہے کہ ابن عیینہؒ کی ستر ہزار کے قریب احادیث تھیں اور ان کے پاس اپنی ایک کتاب نہ تھی"([7])۔

امام العجلیؒ کے بیان پر ڈاکٹر مصطفیٰ الاعظمی تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہم نہیں جانتے کہ امام عجلیؒ کی اس بات کی کیا تاویل کریں کیونکہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ انہوں نے شاگردوں کو ایک صحیفہ سے لکھوایا ہے اور یہ کہ انہوں نے ایوب کے لیے بھی احادیث لکھیں اور آپ نے عمرو بن دینار اور دوسرے اصحاب سے بھی احادیث لکھیں۔امام زہریؒ سے آپ کا احادیث لکھنا تو بڑا مشہور و معروف ہے"([8])۔

آپ کا بیان ہے:

"مجھے زہیر جعفیؒ نے کہا کہ اپنی کتب نکالیں تو میں نے کہا کہ مجھے اپنی کتب سے زیادہ زبانی یاد ہے" ([9])۔

آپ کی مؤلفات میں ایک تفسیر بھی ہے ([10])۔

درج ذیل اصحاب کے پاس آپ کی احادیث لکھی ہوئی تھیں:

1۔ محمد بن عبدۃ ([11])۔

2۔ حسین بن واقد ([12])۔

3۔ الحمیدی ([13])۔

4۔ علی بن الجعد ([14])۔

5۔ غندر

آپ نے ابن عیینہ کی ایک کتاب نکالی اور کہا کہ کیا تمہیں اس میں کوئی غلطی نظر آتی ہے ([15])۔

6۔ وکیع

آپ کا قول ہے:

"میں نے اعمشؒ کی وفات سے ایک سال پہلے سفیان بن عیینہ سے احادیث لکھیں" ([16])۔

7۔ یونس بن عبدالاعلیٰ

آپ کا قول ہے کہ میں نے سفیانؒ سے بہت سے زیادہ لکھا ہے ([17])۔

ابو مسلم مستملیؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عیینہؒ سے سنا وہ فرماتے تھے:

"سمعت من عمروبن دینار لمالبث نوح فی قومه "([18])۔

ترجمہ: میں نے عمرو بن دینارؒ سے اتنی قدر حدیثیں سنیں جتنا کہ نوح اپنی قوم میں رہے، یعنی نوسو پچاس (950) حدیثیں۔

2۔ شریک بن عبداللہ النخعی الکوفی (177ھ)

آپ نے زیاد بن علاقہؒ، ابی اسحاقؒ اور عبدالملکؒ سے روایت کی ہے اور آپ سے ابن مہدی، وکیع، یحییٰ بن آدمؒ نے روایت کی ہے([19]) آپ کا بیان ہے کہ میں کوفہ میں تھا دودھ دوہتا اور اسے بیچتا اور اس سے رجسٹر اور صحائف خرید لیتا۔ چنانچہ میں نے علم اور حدیث کو لکھا، اور پھر میں نے فقہ سیکھی ([20]) آپ نے بہت سی کتب تالیف کیں۔ حاتم بن اسماعیلؒ کے پاس ان کی کتب میں سے تقریباً تیس اجزاء تھے ([21])۔

ابن عمارؒ کا قول ہے:

"شریک کی کتب صحیح ہیں" ([22])۔

درج ذیل اصحاب کے پاس ان کی احادیث لکھی ہوئی تھیں:

1۔ ابوبکر بن ابی شیبہ (23)۔

2۔ اسحاق الازرق (24)۔

3۔ حجاج بن محمد (25)۔

4۔ الحکم بن ایوب (26)۔

5۔ حاتم بن اسماعیل (27)۔

6۔ عبداللہ بن عمرو الموصلی (28)۔

7۔ عبداللہ بن المبارک (29)۔

8۔ المرزوقی (30)۔

9۔ یزید (31)۔

3۔ مسروق بن الأجدع (63ھ)

آپ نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت معاذ بن جبل اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے۔ آپ کا شمار ممتاز فقہاء میں سے ہوتا ہے۔ حدیث کے حصول کے لیے کثرت سے سفر کیا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ ابوالسفر کی کنیت سے پکارے جانے لگے ([32])۔

حافظ ابن عبدالبرؒ نے نقل کیا ہے:

"ایک مرتبہ مسروقؒ نے علقمہؒ کو لکھا کہ آپ ﷺ کی عادات کریمہ کے بارے میں کچھ احادیث لکھ بھیجو"۔

چونکہ علقمہؒ حدیث کی کتابت کے قائل نہیں تھے اس لیے انہوں نے ان کی طرف یہ لکھا:

"اكْتُبْ لِيَ النَّظَائِرَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْكِتَابَ يُكْرَهُ؟ قَالَ: بَلَى إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ أَحْفَظَهَا ثُمَّ أَحْرِقَهَا"([33])۔

ترجمہ: مسروقؒ نے علقمہؒ کو لکھ بھیجا کہ میرے لیے نظائر تحریر کریں انھوں نے کہا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ (حدیث کی) کتابت مکروہ ہے چنانچہ مسروق نے جواب دیا کہ میں انہیں یاد کرنے کے بعد مٹا ڈالونگا ([34])۔

اس روایت سے اگرچہ بعض علماء نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسروق ان لوگوں میں سے تھے جو حدیث کو یاد کرنے کی غرض سے لکھا کرتے تھے اور یاد کرنے کے بعد اسے مٹا ڈالتے تھے ([35])۔ تاہم مذکورہ بالا روایت سے یہ بالکل ثابت نہیں ہوتا کہ آپ صرف حدیث یاد کرنے کے لیے لکھا کرتے تھے کیونکہ سنن ابن ماجہ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسروق مراسلہ اور مکاتبہ (Correspondence) کی صورت میں احادیث جمع کیا کرتے تھے۔ روایت اس طرح ہے کہ حضرت مسروق اور عمرو بن عتبہ نے سبیعہ الاسلمیہ کی طرف لکھا کہ تمہارے معاملے میں رسول اللہ ﷺ نے جو فیصلہ کیا وہ ہمیں لکھ بھیجیں۔ چنانچہ سبیعہ الاسلمیہ نے ان کی طرف رسول اللہ کی حدیث لکھ بھیجی ([36])۔

4۔ حارث بن عبداللہ الأعور (م 65ھ)

آپ نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے ([37]) ابن ابی حاتمؒ نے ابوبکر عیاشؒ کا قول بیان کیا ہے کہ آپ کے پاس بہت سی کتب تھیں ([38]) بلاشبہ ان کتب میں سے حدیث کا مجموعہ بھی ہوگا۔ علاوہ ازیں آپ علی بن ابی طالبؓ کی صحبت میں کچھ مدت رہے۔ انہوں نے انہیں ایک تحریری مجموعہ احادیث دیا تھا جس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں علم کثیر تھا ([39])۔

علباء بن احمرؒ ([40])کا بیان ہے:

"ایک مرتبہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایاکہ تم میں سے کون ایک درہم کے بدلے علم خریدے گا۔ چنانچہ حارث الاعور نے ایک صحیفہ ایک درہم کا خرید لیا۔ پھر اسے آپ کی خدمت میں لے آئے۔ چنانچہ انہوں نے آپ سے علم کثیر لکھا" ([41])۔

5۔ **ابو العالیۃ الریاحی رفیع بن مہران البصری (93ھ)**

آپ نے عمر بن الخطاب، علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، عائشہ صدیقہ اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے ([42])آپ اپنے تلامذہ کو کتابتِ حدیث کی تلقین کیا کرتے تھے۔

ابو خلدۃ ([43]ؒ)کا بیان ہے:

"ابوالعالیہ الریاحیؒ میرے پڑوس میں رہتے تھے آپ کہا کرتے تھے حدیث کے بارے میں مجھ سے سوال کیا کرو اور میری احادیث لکھ لیا کرو قبل اس کے کہ جب تم انہیں تلاش کرو تو تمہیں میرے علاوہ کسی اور کے پاس نہ ملیں" ([44])۔

عبدالصمد بن عبدالوارث ([45]ؒ)کا قول ہے:

"ابو خلدۃ نے ہمیں بتایا ہے کہ میں نے ابوالعالیہ سے بعض کتب، مانگیں تو ابوالعالیہ نے کہا میں نے کچھ نہیں لکھا۔ اگر میں کچھ لکھتا تو تیری عزت کرتے ہوئے میں اپنی لکھی ہوئی کتب تمہیں دے دیتا۔ میں نے صرف تین چیزیں تشہد، ابواب الطلاق اور مناسک الحج لکھی ہیں" ([46])۔

اس سے معلوم ہوا کہ ابوالعالیہ کے پاس فقہی ابواب پر مرتب کتبِ حدیث موجود تھیں۔

6۔ **ابو عثمان النہدی (95ھ)**

آپ نے نبی کریم ﷺ کے عہد میں اسلام قبول کیا لیکن شرف لقاء نہ ہو سکا۔ آپ نے عمر بن الخطاب، علی بن ابی طالب، طلحہ، عبداللہ بن مسعود اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے ([47]) آپ کے پاس حدیث کا ایک مجموعہ تھا، جسے آپ کے شاگرد سلیمان التیمیؒ نے اپنے پاس محفوظ کیا ہوا تھا۔

سلیمان التیمی ([48]ؒ)کا بیان ہے:

"سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، - يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ،وَيُقْعِدُ الحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الأُخْرَى، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا» وَعَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ،قَالَ التَّيْمِيُّ: فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ، قُلْتُ: حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا،فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ، فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيمَا سَمِعْتُ"([49])۔

ترجمہ: ابو تمیمہؒ نے ہمیں ابو عثمان النہدیؒ سے ایک حدیث بیان کی ابو عثمانؒ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں مجھے اٹھا کر ایک ران پر بٹھاتے اور حسن رضی اللہ عنہکو دوسرے ران پر پھر ان دونوں کو اکھٹا کرتے اور فرماتے: "اے اللہ ان دونوں پر رحم فرمامیں نے ان پر رحم کیا ہے"علیسے روایت

ہے ان سے سلیمانؒ نے اور انھیں ابو عثمانؒ نے بیان کیا ہے کہ تیمی فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے بارے میں شک پیدا ہوا تو میں نے کہا آپ نے اس طرح حدیث بیان کی ہے جب کہ میں نے ابو عثمان سے اس طرح حدیث نہیں سنی تو میں نے اپنی کتاب میں اس حدیث کو دیکھا تو اس میں اسی طرح یہ حدیث موجود تھی جس طرح میں نے ان (ابو تمیمہؒ) سے سنی تھی۔

7۔ **سالم بن ابی جعد (97ھ)**

آپ نے عبداللہ بن عمر، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے اور ان سے ان کی اولاد، منصورؒ اور اعمشؒ نے روایت کی ہے ([50])۔

منصورؒ کا بیان ہے:

"میں نے ابراہیم نخعیؒ سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ سالم بن ابی جعدؒ کی احادیث آپ کی احادیث سے زیادہ ہیں تو انہوں نے کہا اس لیے کہ وہ لکھا کرتے تھے" ([51])۔

ایک دوسری روایت میں ابن حبانؒ کا قول ہے:

"جب ابن ابی کبشہ (100ھ)ؒ کوفہ آئے تو البجلی اور ابن ابی الجعدؒ نے ان سے احادیث لکھیں" ([52])۔

8۔ **ابو قلابہ عبداللہ بن زید (104ھ)**

آپ نے حضرت سمرۃ بن جندب، حضرت ثابت بن ضحاک اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت لی ہے ([53]) آپ کتابتِ حدیث کے قائل تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

"الْكِتَابُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ النِّسْيَانِ" ([54])۔

ترجمہ: مجھے لکھنا بھولنے سے پسند ہے۔

آپ کے پاس بڑی تعداد میں حدیث کی کتب تھیں جن سے آپ کے تلامذہ نے احادیث نقل کی تھیں ([55])

جریر بن حازمؒ جو آپ کے تلامذہ میں سے ہیں بیان کرتے ہیں:

"میں نے ابو قلابہ ([56])ؒ کے مجموعہ احادیث کو پڑھا ہے" ([57])۔

آپ کا تحریر کردہ مجموعہ احادیث اس قدر بڑا تھا کہ ایک اونٹ پر لادا جا سکتا تھا ([58]) آپ نے وفات سے قبل اپنی کتب ایوب سختیانی (131ھ)ؒ کو دینے کی وصیت فرمائی تھی ([59]) چنانچہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی وصیت پر عملدر آمد کیا گیا ([60])۔

ابن علیہ ([61])ؒ کہتے ہیں کہ ایوب نے بتایا کہ ابو قلابہ اپنی کتب مجھے دینے کی وصیت کر گئے تھے، چنانچہ میں شام سے انہیں لایا اور ان کے کرایہ پر بہت دراہم صرف کیے ([62]) ایک دوسری روایت میں ایوب سختیانیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کتب کا کرایہ دس درہم سے زائد دیا ہے ([63]) بعد ازاں ایوب سختیانیؒ ان (کتب کی) روایات اور وہ روایات، جو انہوں نے ابو قلابہ سے بلاواسطہ سماعت کی تھیں، کے مابین مقارنہ (Comparison) کرکے روایت کیا کرتے تھے ([64]) یہی کتب بعد میں ایوب سختیانیؒ کے شاگرد حماد بن زید کے ہاتھ آ گئی تھی۔ حماد بن زیدؒ کا بیان ہے:

"ایوبؒ نے میری طرف ابو قلابہ کی کتب بھیجیں جس میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی اپنے عامل کی طرف بھیجی ہوئی کتاب بھی تھی" ([65])۔

صحیح بخاری کی ایک روایت کے مطابق حماد بن زیدؒ کہتے ہیں:

"میں جریر بن حازمؒ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ ایوب کے سامنے ابوقلابہ کی کتب پڑھ رہے تھے۔ ایوب کہنے لگے کہ کچھ احادیث میں نے ابوقلابہ سے سنیں ہیں اور کچھ نہیں سنیں" ([66])۔

مزید برآں آپ کی کتب قتادہ کے پاس بھی تھیں۔ ایوبؒ کہتے ہیں:

"قتادہ نے ابوقلابہ سے کچھ نہیں سنا بلکہ کہیں سے ان کے ہاتھ ابوقلابہ کی کتب آگئیں تھیں" ([67])۔

یحییٰ بن ابی کثیرؒ کے پاس بھی آپ کی کتب تھیں۔ کسی نے ابوعبداللہؒ سے پوچھا کہ کیا یحییٰؒ نے ابوقلابہؒ سے سنا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ معلوم نہیں کہ کس چیز نے انہیں سماعت کرنے سے روکا ہے۔ میں نے کہا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ابوقلابہؒ کی کتب ان کے ہاتھ لگ گئی ہیں ([68])۔

9۔ عکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ (105ھ)

آپ نے عبداللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ، عقبہ بن عامر اور حضرت ابوسعید خدری ری اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں ([69]) آپ کے پاس احادیث تحریری صورت میں موجود تھیں۔ جس کا اشارہ اس واقعہ سے ملتا ہے:

"ایک مرتبہ عکرمہ صنعاء گئے اور وہاں عبداللہ بن الاسوار الیمانی کے پاس ٹھہرے تو ان کے بیٹے عمرو بن عبداللہ نے عکرمہؒ کی کتب نقل کر لیں۔ اور بعد ازاں عکرمہؒ سے سوال کرنے لگے۔ؒ عکرمہؒ کو معلوم ہو گیا کہ انہوں نے ان کی کتب سے نقل کیا ہے" ([70])۔

درج ذیل اصحاب کے پاس آپ کی کتب موجود تھیں:

1۔ ایوب سختیانی

حماد بن زیدؒ کا قول ہے:

"میں نے ایوبؒ سے سنا آپ سے عکرمہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیسے ہیں؟ تو ایوبؒ نے جواب دیا کہ اگر وہ میرے نزدیک ثقہ نہ ہوتے تو میں ہرگز ان سے احادیث نہ لکھتا" ([71])۔

2۔ جابر بن زید

عمروؒ کہتے ہیں:

"مجھے جابر بن زیدؒ نے ایک صحیفہ دیا جس میں مسائل تھے اور ان کے بارے میں عکرمہؒ سے سوال کرنے کو کہا، میں کچھ تامل کرنے لگا، تو جابر نے اس صحیفہ کو میرے ہاتھ سے کھینچ لیا۔ اور کہا یہ عکرمہ مولی ابن عباس ہیں جو تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں" ([72])۔

3۔ حسین بن قیس

آپ کے پاس عکرمہؒ کی حدیث پر مشتمل ایک "نسخہ" تھا۔ جس کا اکثر حصہ مقلوب تھا ([73])۔

4۔ سلمہ بن وہرام

آپ نے عکرمہؒ سے ایک "نسخہ" روایت کیا ہے ([74])۔

5۔ عبدالملک بن عبدالعزیز

یحییٰ بن ابی ایوب مصریؒ کہتے ہیں:

"مجھ سے ابن جریج نے پوچھا: ''کیا تم نے عکرمہؒ سے کچھ لکھا ہے؟ تو میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگے تم سے دو ثلث (تہائی) علم فوت ہو گیا ہے" ([75])۔

6۔ عثمان بن غیاث

علی بن المدینیؒ کہتے ہیں:

"میں نے یحییٰ بن سعید القطانؒ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن غیاثؒ کے پاس عکرمہؒ کی کتب ہیں" ([76])

7۔ عمرو بن عبداللہ بن الأسوار الیمانی (77)

8۔ اہل یمن، اہل مشرق اور دوسرے بلاد و امصار کے علماء

یحییٰ بن معینؒ کہتے ہیں:

"عکرمہ مختلف علاقوں میں گھومے پھرے۔ آپ بصرہ آئے وہاں کے لوگوں نے آپ سے سماع کیا پھر آپ کوفہ گئے وہاں کے لوگوں نے بھی آپ سے علم حاصل کیا۔ بعد ازاں یمن گئے۔ وہاں کے بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث لکھیں۔ مغرب اور مشرق بھی گئے اور وہاں بھی لوگوں نے آپ سے علم حاصل کیا" ([78])۔

10۔ قتادۃ بن دعامہ السدوسی (117ھ)

آپ نے انس بن مالک، عبداللہ بن سرجس، حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روایت کی ہے ([79])

آپ کتابت کی ترغیب دیا کرتے تھے، ابوہلال بیان کرتے ہیں قتادۃ سے پوچھا گیا: اے ابوالخطاب جو کچھ ہم سنتے ہیں اسے لکھ لیا کریں تو آپ نے جواب دیا تمہیں کوئی لکھنے سے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ اس نے لکھا ہے۔ پھر آپ نے پڑھا: ([80])

"قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى" ([81])۔

درج ذیل اصحاب کے پاس آپ کی لکھی ہوئی احادیث تھیں:

1۔ ابو عوانہ (82)　2۔ ابوہلال الراسبی (83)　3۔ الاوزاعی (84)　4۔ جریر (85)

5۔ حارث بن الجارود (86)　6۔ حجاج بن حجاج (87)　7۔ حماد بن الجعد (88)

8۔ حماد بن سلمہ (89)　9۔ سلام بن مسکین (90)　10۔ سعید بن ابی عروبہ (91)

11۔ سعید بن بشیر (92)　12۔ شعبہ (93)　13۔ شیبان (94)　14۔ معمر (95)

15۔ ہشام (96)　16۔ ہمام بن یحییٰ (97)

11۔ مصنف ابی سفیانؒ

یہ مصنف مشہور امام ابوسفیان وکیع بن الجراح بن ملیح الرواسی الکوفی کی تصنیف ہے۔ آپ حافظ اور بڑے عالم وزاہد تھے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں:

"وَقَالَ أَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ: مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَوْعَى لِلْعِلمِ وَلاَ أَحْفَظَ مِنْ وَكِيْعٍ" ([98])۔

ترجمہ: میں نے امام وکیعؒ سے زیادہ علم کی محافظت کرنے والا نہیں دیکھا۔

آپ عبدالرحمان بن مہدیؒ سے بھی بہت بڑے حافظ تھے۔امام اسحاق بن راہویہ فرماتے تھے:

"امام وکیعؒ کی حفظ و یاداشت طبعی اور فطری تھی اور ہماری یاداشت تو بتکلف ہوا کرتی ہے"۔

ابن معینؒ فرماتے ہیں:

"میں نے وکیعؒ سے افضل کوئی نہیں دیکھا پوچھا گیا ابن مبارکؒ سے بھی افضل ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ واقعی ابن مبارکؒ صاحب فضیلت کثیرہ تھے لیکن میں نے وکیعؒ سے زیادہ افضل نہیں دیکھا"۔

علی بن خشرمؒ فرماتے ہیں:

"میں نے امام وکیعؒ کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب نہیں دیکھی وہ احادیث کو حفظ اور یادداشت سے بیان کیا کرتے تھے میں نے اس سے قوت حافظہ کی دوا کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حفظ و یادداشت کے لیے ترک معاصی سے زیادہ مجرب کوئی دوسرا نسخہ نہیں ہے" (99)۔

خلاصہ کلام:

بنیادی ماخذ میں حدیث کو دوسرا مقام حاصل ہے۔دین اسلام کی ابتدا سے حضور ﷺ نے قرآن کی حفاظت کے ساتھ ساتھ حدیث کو محفوظ رکھنے کا بھی اہتمام کیا اور باقاعدہ طور پر نہ صرف حفظ بلکہ کتابی شکل میں بھی محفوظ کیا گیا۔حضور ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ اور پر تابعین سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ تبع تابعین اور آج تک جاری ہے۔ابتدا میں مشکلات ضرور تھے لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ حدیث کو محفوظ نہیں کیا گیا بلکہ صحابہ کرامؓ اور اس کے بعد تابعین نے وہ معیار مقرر کیا کہ اگر کوئی ان کے سامنے حدیث بیان کرتا تو وہ حضرات اصول روایت اور درایت کے معیار کو دیکھتے اس کے بعد وہ حدیث آگے کسی دوسرے محدث کو بیان کرتے۔یہی وجہ ہے کہ سرزمین حجاز سے کے بعد عرب کے ارد گرد دوسرے علاقوں میں مثلا کوفہ میں بھی اس حوالے سے کافی کام ہوا اور حدیث کو محفوظ بنانے کے لئے کئی اقدامات اُٹھائے گئے۔مرکز کوفہ میں تابعین کے دور میں تدوین کے حوالے سے مفصل ذکر اس ارٹیکل میں پیش کیا گیا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے وفات کے بعد نہ صرف عرب بلکہ دوسرے علاقوں میں بھی قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث کو محفوظ بنایا گیا لہٰذا آج ہمارے پاس یہ ذخائر موجود ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] أبوالفضل أحمد بن علی العسقلانی، تہذیب التہذیب، مطبعۃ دائرۃ المعارف النظامیۃ، الہند، ۱۳۲۶ھ- ج:۴، ص:۹

Abū Alfaḍal Aḥmad bin 'lī al-'sqlānī, Tahzīb al-tahzīb, (Maṭba't Dā,rat al-Ma'ārif al-Niẓāmiyat, Al-Hind, 1326ah), Vol:04,p:09

[2] إبو بکر إحمد بن إبی خیثمۃ، التاریخ لإبن إبی خثیمہ، التاریخ الکبیر المعروف بتاریخ ابن إبی خیثمۃ-السفر الثالث، الفاروق الحدیثۃ للطباعۃ والنشر - القاہرۃ، ۱۴۲۷ھ-- ۲۰۰۶م ج:۳، ص:۳۹

Abū Bakar Aḥmad bin Abī Khythmat, Al-Tārīkh Le Ibn-e-Khīthamat, Al-Safar al-Thālith, (Al-Fārūq al-Ḥadīthiyat le- al-Ṭibā'at wa al-Nashr, Cario, 1427ah), Vol:03,p:39

[3]أبو محمد الحسن بن عبد الرحمٰن، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی، دار الفکر، بیروت ۱۴۰۴ص: ۶۴
Abū Muḥammad Al-Ḥasan bin 'bd al-Raḥmān, Al-Muḥadith al-Fāṣil byn al-Rāwī wa al-Wā'ī, (Dār al-Fikar,Beriūt, 1404ah), p:64

[4]أبو محمد عبد الرحمٰن بن محمد، مقدمہ الجرح والتعدیل، دار إحیاء التراث العربی - بیروت، ۱۲۷۱ھ- ۱۹۵۲م، ص: ۵۰
Abū Muḥammad 'bd al-Raḥmān bin Muḥammad, Muqaddimat Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl,(Dār Iḥyā, al-Kutub Al-'arabiyyat, Beriūt, 1271ah),p:50

[5]بخاری، التاریخ الکبیر، ج: ۴، ص: ۹۴، ترجمہ ۲۰۸۲/الخطیب، تاریخ بغداد، ج: ۹، ص: ۷۵
Bukhārī, Al-Tārīkh al-Kabīr, Vol:04,p:94, Tarjimat:2082 / Al-Khaṭīb, Tārīkh Baghdād, Vol:09,p:75

[6]علی ابن الجعد بن عبید ابو الحسن الجوھری، مسند ابن الجعد، دار الکتب العلمیہ بیروت، ج: ۱، ص: ۳۵۵، حدیث ۲۴۵۷
'lī bin al-Ja'd, Musnad Ibn-e-al-Ja'd, (Dār al-Kutub al-'lmiyat, Beriūt), Vol:01,p:355, Ḥadīth #2457

[7]أبو الفداء إسماعیل بن عمر، معرفة الثقات للعجلی، مرکز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامیة وتحقیق التراث والترجمة الیمن، ۱۴۳۲ھ- ۲۰۱۱، ج: ۱، ص: ۴۱۷
Abū al-Fidā, ,smā'īl bin 'mar, Ma'rifat al-Thiqāt li-al-'jlī, (Markaz al-Nu'mān le-al-Buḥūth wa al-Dirāsāt al-Islāmiyat, 1432ah), Vol:01,p:417

[8]دراسات فی الحدیث، الأعظمی، ج: ۱، ص: ۲۶۲
Dirāsāt fī al-Ḥadīth , Al-A'ẓamī, Vol:01,p:262

[9]ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج: ۴، ص: ۱۲۱
Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:04,p:121

[10]عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی، الأنساب، دار صادر – بیروت، ج: ۵، ص: ۴۳۹
'bd al-Raḥmān bin Abī Bakar, Jalāl al-Dīn al-Syūṭī, Al-Ansāb, (Dār Ṣādir, Beriūt), Vol:05,p:439

[11]آپ کا نام محمد بن عبدہ بن حرب ہے نسبتی نام بصری ہے اپنے وقت کے قاضی القضاۃ تھے علی بن مدینی، کامل بن طلحہ جیسے جلیل القدر علماء سے کسب فیض حاصل کیا تھا جبکہ عبد العزیز بن جعفر، الخرقی، علی بن لؤلؤ الوراق نے آپ سے روایت کی ہے (أبو بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مهدی الخطیب البغدادی (المتوفی: ۴۶۳ھ)، تاریخ بغداد، دار الغرب الإسلامی - بیروت، ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۲م، ج: ۲، ص: ۳۴۹/ میزان الاعتدال، ج: ۳، ص: ۶۴۳/ لسان المیزان، ج: ۵، ص: ۲۷۲)
Abū Bakar Aḥmad bin 'lī, Tārīkh Baghdād, (Dār al-Gharb al-Islāmī, Beriūt, 1422ah), Vol:02,p:349 / Mīzān al-A'tidāl, Vol:03,p:643 / Lisān al-Mīzān, Vol:05,p:272)

[12]نام حسین بن واقد ہے، ابو عبد اللہ کنیت ہے، قریشی نسبتی نام ہے امام کبیر کے نام سے مشہور تھے آپ نے عکرمہ، ابن بریدہ اور یزید النحوی جیسے علماء سے کسب فیض حاصل کیا تھا آپ کے تلامذہ میں آپ کا بیٹا علی بن حسین، وزید بن حباب اور علی بن حسن قابل ذکر ہیں (البخاری، محمد بن إسماعیل بن إبراهیم بن المغیرة البخاری، أبو عبد اللہ (المتوفی: ۲۵۶ھ)، التاریخ الکبیر، دائرة المعارف العثمانیة، حیدر آباد - الدکن ج: ۲ ترجمہ ۲۸۷۷)
Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Tārīkh al-Kabīr, (Dā,rat al-Ma'ārif al-'thmāniyat, Ḥydarabād, Dakan), Vol:02, Tarjimat:2877

[13]نام عبد اللہ بن زبیر بن عیسیٰ بن عبید اللہ بن اسامہ بن عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبد العزیٰ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عیسی بن عبد اللہ بن زبیر آپ کا دادا ہے آپ امام حافظ اور فقیہ تھے الحمیدی آپ کا نسبتی نام ہے اساتذہ ابراہیم بن سعد، فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ یہ اگرچہ کثیر الروایات نہیں تھے لیکن اپنے وقت میں بہت بڑے عالم تھے (سیر إعلام النبلاء، شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (المتوفی: ۷۴۸ھ)، مؤسسة الرسالة، ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵م، ج: ۹، ص: ۳۱)
Sīr a'lām al-Nubalā,, Shams al-Dīn Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Aḥmad Al-Zahbī,

(Mū,assiat al-Risālat, Beriūt, 1405ah),Vol:09,p:31

[14] نام علی بن الجعد ہے کنیت ابو الحسن، نسبتی نام بغدادی اور جعدی ہے ولادت ۱۳۴ھ میں پیدا ہوئے آپ کے اساتذہ میں شعبہ، ابن ابی ذئب، حریز بن عثمان قابل ذکر ہیں امام بخاری اور امام ابوداؤد نے آپ سے روایت کی ہے (بخاری، التاریخ الکبیر، ج: ۶، ترجمہ ۲۳۶)

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Tārīkh al-Kabīr, Vol:06, Tarjiat:236

[15] نام محمد بن جعفر تھا، کنیت ابو عبداللہ تھی، نسبتی نام بصری ہے جبکہ غندر کے نام سے معروف تھے ۱۱۳ھ تا ۱۱۹ھ کے درمیان ولادت ہوئی آپ نے حسین بن معلم عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے روایات نقل کی ہیں جبکہ علی بن المدینی احمد بن حنبل، یحیٰی بن معین ابن راہویہ نے آپ سے روایات اخذ کی ہیں (بخاری، التاریخ الکبیر، ج: ۱، ترجمہ ۱۱۹)

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Tārīkh al-Kabīr, Vol:01, Tarjiat:119

[16] التاریخ، الفسوی، ج: ۲، ص: ۱۰۷

Al-Tārīkh al-Faswī, Vol:02,p:107

[17] نام یونس بن اعلیٰ ہے دادا کا نام میسرہ تھا آپ اپنے وقت کے شیخ الاسلام تھے اعلیٰ درجے کے قاری اور حافظ تھے ذوالحجہ ۱۷۰ھ میں پیدا ہوئے آپ نے سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن وہب، ایوب بن سوید اور عبداللہ الشافعی جیسے علماء سے روایات نقل کی ہیں (اللباب با بن الاثیر، ج: ۲، ص: ۲۳۶)

Al-Lubāb le Ibn-e-al Athīr, Vol:02,p:236

[18] ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ج: ۱، ص: ۱۹۴

Zahbī, Tazkirat al-Ḥuffāẓ, Vol:01,p:194

[19] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج: ۴، ص: ۳۳۵

Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:04,p:335

[20] خطیب، تاریخ بغداد، ج: ۹، ص: ۲۸۰

Khaṭīb, Tārīkh Baghdād, Vol:09,p:280

[21] ابن کثیر، الجرح والتعدیل، ج: ۱، ص: ۴۱۷

Ibn-e-Kathīr, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl, Vol:01,p:417

[22] الکفایۃ، ص: ۲۲۳

Al-Kifāyat, p:223

[23] نام ابو بکر بن ابی شیبہ الکوفی نسبتی نام ہے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ اور علی بن المدینی کا ہم عصر تھے آپ سے عبدالسلام بن حرب، عبداللہ بن مبارک، جریر بن عبد الحمید اور سفیان بن عیینہ نے روایات نقل کی ہیں (شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (المتوفی: ۷۴۸ھ)، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت - لبنان، ۱۳۸۲ھ - ۱۹۶۳م ج: ۲، ص: ۴۹۰)

Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Aḥmad Al-Zahbī, Mīzān al-Aetidāl fī Naqd al-Rijāl, (Dār al-Ma'rifat le- Al-Ṭibāeat wa al-Nashr, Beriūt 1382ah), Vol:02,p:490

[24] آپ کا نام اسحاق بن یوسف بن مرداس ہے آپ کے نسبتی ناموں میں سے القریشی، الواسطی زیادہ مشہور تھے لیکن آپ الازرق کے نام سے مشہور ہوئے ۱۱۷ھ کو آپ کی ولادت ہوئی تھی، آپ نے الاعمش، سفیان اور شریک سے روایت حدیث کی ہے آپ اپنے وقت کے امام، حافظ اور محدثین کے سردار تھے آپ سے امام أحمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین جیسے جلیل القدر علماء نے روایات نقل کی ہیں (التاریخ الکبیر، ترجمہ ۱۳۰۰)

Al-Tārīkh al-Kabīr, Tarjimat:1300

[25] آپ کا نام حجاج بن محمد تھا آپ حافظ الحدیث تھے آپ نے اپنے علم کا زیادہ حصہ ابن جریج سے حاصل کیا ہے جبکہ آپ کے نامور شاگردوں میں أحمد بن حنبل یحییٰ بن معین قابل ذکر ہیں (بخاری، التاریخ الکبیر، ج: ۲ ترجمہ ۲۸۴۰)

Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Tārīkh al-Kabīr, Vol:02, Tarjiat:2840

[26] تاریخ اِصفہان، ج:۱، ص: ۲۹۸

Tārīkh Aṣfahān, Vol:01,p:298

[27] آپ کا نام حاتم بن اسماعیل ہے، ابواسماعیل کنیت ہے آپ کے دو نسبتی نام ہیں الکوفی اور المدنی، آپ نے ہشام بن عروہ، جعفر الصادق اور خثیم بن عراق سے روایات نقل کی ہیں آپ کے تلامذہ مین قتیبہ، اسحاق، ھناد اور ابو کریب قابل ذکر ہیں ۱۸۷ھ میں انتقال کر گئے (شذرات الذہب لابن العماد الحنبلی، ج:۱، ص:۳۰۹)

Shazrāt al-Zahab le Ibn-e-al 'mmād al-Ḥanblī, vol:01,p:309

[28] تاریخ الموصل، ص: ۳۰۶

Tārīkh al-Maūṣil, p:306

[29] العلل ومعرفة الرجال، ص: ۱۲۶

Al-*lal wa ma'rifat al-Rijāl, p:126

[30] ایضاً

Ibid

[31] اِبو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، التاریخ الاوسط، ص: ۳۴

Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Ismā'īl, Al-Tārīkh al-Awsaṭ, p:34

[32] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج:۱۰، ص: ۱۰۹

Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:10,p:109

[33] مکمل حدیث ملاحظہ کیجئے"أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سُفْيَانَ، نا قَاسِمُ بْنُ أَصْبَغَ، نا ابْنُ وَضَّاحٍ، نا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ،نا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ مَسْرُوقٌ، لِعَلْقَمَةَ: " اكْتُبْ لِيَ النَّظَائِرَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْكِتَابَ يُكْرَهُ؟ قَالَ: بَلَى إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ أَحْفَظَهَا ثُمَّ أَحْرِقَهَا"(ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی (المتوفی: ۴۶۳ھ)، جامع بیان العلم وفضلہ، دار ابن الجوزی، المملكة العربية السعودية، ۱۹۹۴م، ج:۱، ص: ۲۸۴)

Abū 'umar Yoūsaf bin 'bd Allāh, Jām' Bayān Al-'lm wa Faḍlehī, (Dār Ibn al-Jawzī, Sauūdiat al-Arabiyat, 1994ac), Vol:01,p:284

[34] اِبو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی (المتوفی: ۴۶۳ھ)، جامع بیان العلم وفضلہ، دار ابن الجوزی، المملكة العربية السعودية، ۱۴۱۴ھ- ۱۹۹۴م ج:۱، ص: ۶۶

Abū 'umar Yoūsaf bin 'bd Allāh, Jām' Bayān Al-'lm wa Faḍlehī, (Dār Ibn al-Jawzī, Sauūdiat al-Arabiyat, 1994ac), Vol:01,p:66

[35] تقیید العلم، ص: ۵۸

Taqyeīd al-'lm, p:58

[36] سنن اِبن ماجہ، ص: ۲۹۰، ح۲۰۲۷، کتاب الطلاق، باب الحامل المتوفی عنہا زوجہا وہ روایت یہ ہے کہ ابن ماجہ حضرت ابو سنابل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سبیعہ بنت حارث الاسلمی کے ہاں ان کے خاوند کی وفات سے چند دن بعد ولادت ہو گئی جب وہ نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے نکاح کا ارادہ ظاہر کیا اس پر لوگوں نے تنقید کی اور نبی کریم ﷺ کے سامنے بھی ان کے اس کام کا ذکر ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرتی ہے تو جائز ہے کیونکہ اس کی عدت بوجہ وضع حمل گزر چکی ہے۔

Sunan Ibn-e-Mājat, p:290, Ḥadīth # 2027

[37] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج:۲، ص: ۱۴۵

Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:02,p:145

[38] ابن کثیر، الجرح والتعدیل، ج:۳، ص: ۷۸

Ibn-e-Kathīr, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl, Vol:03,p:78

[39] الإکمال فی أسماء الرجال، ص: ۵۹۱

Al-Ikmāl fī Asmā, al-Rijāl, p:591

[40] علباء بن احمر: نام علباء بن احمر الیشکری تھا عمرو بن اخطب اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور یحییٰ بن معین اور ابوزرعہ نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے (ابن کثیر، الجرح والتعدیل، ج: ۷، ص: ۲۸)

Ibn-e-Kathīr, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl, Vol:07,p:28

[41] الطبقات الکبری، القسم المتمم لتابعی أہل المدینۃ ومن بعدہم، أبو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی بالولاء، البصری، البغدادی المعروف بابن سعد (المتوفی: ۲۳۰ھ-) مکتبۃ العلوم والحکم -المدینۃ المنورۃ، ۱۴۰۸ھ-ج: ۶، ص: ۱۱۶

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā, (Maktabat al-'ulūm wa al-Ḥikam, Al-Madinat al-Munawwirat, 1408ah), Vol:06,p:116

[42] تذکرۃ الحفاظ، شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایْماز الذہبی (المتوفی: ۷۴۸ھ-)، دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان، ۱۴۱۹ھ-۱۹۹۸م ج: ۱، ص: ۶۱

Zahbī Shams al-Dīn Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Aḥmad, Tazkirat al-Ḥuffāẓ, (Dār al-Kutub al-'lmiyat, Beriūt, 1419ah), Vol:01,p:61

[43] ابو خلدۃ: ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار تھا صدوق اور ثقہ عالم تھے انس بن مالک کے شاگرد تھے (ذکر إسماء التابعین ومن بعدہم ممن صحت روایتہ عن الثقات عند البخاری ومسلم، ابو الحسن علی بن عمر بن إحمد بن مہدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدار قطنی (المتوفی: ۳۸۵ھ-) مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ- بیروت-لبنان، ۱۴۰۶ھ- ۱۹۸۵م، ج: ۱، ص: ۱۲۴)

Abū al-Ḥasan 'lī bin 'umar, Asmā, al-Tāb'īn, (Mū,assiat al-kutub al-Thiqāfiyat, Beriūt, 1406ah), Vol:01,p:124

[44] إبو محمد الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد الرامہرمزی الفارسی، المحدث الفاصل بین الراوی والواعی، ص: ۳۲

Abū Muḥammad Al-Ḥasan bin 'bd al-Raḥmān, Al-Muḥadith al-Fāṣil byn al-Rāwī wa al-Wā'ī, (Dār al-Fikar,Beriūt, 1404ah), p:32

[45] عبدالصمد بن عبدالوارث بن سعید بن ذکوان نام تھا ابو سہل البصری کنیت اور لقب تھا صدوق تھے صالح تھے (إسماء التابعین، ج: ۱، ص: ۲۳۷، ترجمہ ۶۷۴)

Abū al-Ḥasan 'lī bin 'umar, Asmā, al-Tāb'īn,Vol:01,p:237, Tarjimat:674

[46] العلل، ج: ۳، ص: ۴۴۱

Al-'lal, Vol:03,p:441

[47] ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج: ۴، ص: ۲۷۸

Zahbī, Tazkirat al-Ḥuffāẓ, Vol:04,p:278

[48] ابن طرخان، ابو معتمر البصری، ثقہ عالم تھے ۲۴۳ ہجری کو بصرہ میں فوت ہوئے تھے (إسماء التابعین، ج: ۱، ص: ۱۵۸، ترجمہ نمبر ۳۹۹)

Abū al-Ḥasan 'lī bin 'umar, Asmā, al-Tāb'īn,Vol:01,p:158, Tarjimat:399

[49] جامع صحیح البخاری ص: ۹۰، ح ۶۰۰۳، کتاب الأدب، باب وضع الصبی علی الفخذ

Ṣaḥīḥ Bukhārī, p:90, Ḥadīth # 6003

[50] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج: ۳، ص: ۴۳۲

Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:03,p:432

[51] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۶، ص: ۲۹۱

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:06,p:291

[52] تعجیل المنفعۃ، ص: ۳۷۵

Ta'jīl al-Manf'at, p:375

[53] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج: ۵، ص: ۲۲۶

Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:05,p:226

[54] مصنف ابن ابی شیبۃ، ج: ۵، ص: ۳۱۴

Muṣannif ibn-e-Abī Shybat, Vol:05,p:314

[55] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۷، ص: ۹۱، ۱۳۳

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā, Vol:07,pp:91,133

[56] نام عبداللہ بن زید الجرمی البصری تھا آپ اصل میں بصرہ کے محدث ہیں بعد کو بغداد میں متوطن ہوگئے تھے آپ ساٹھ ہزار احادیث کے حافظ تھے امام شعبہ کی حدثیں اس طرح یاد تھیں جس طرح قرآ پاک کی کوئی سورت یاد ہوتی ہے صحاح ستہ میں ابن ماجہ نے ان سے اپنی سنن میں حدیثیں روایت کی ہیں آپ کی ولادت ۱۹۰ھ میں اور وفات شوال ۲۷۶ھ میں ہوئی تھی (ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ج: ۱، ص: ۷۲)

Zahbī Shams al-Dīn Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Aḥmad, Tazkirat al-Ḥuffāẓ, Vol:01,p:72

[57] الکفایہ، ص: ۳۷۶

Al-Kifāyat, p:376

[58] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۷، ص: ۱۳۵

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā, Vol:07,p:135

[59] ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ج: ۱، ص: ۸۲

Zahbī, Tazkirat al-Ḥuffāẓ, Vol:01,p:82

[60] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۷، ص: ۱۳۵

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā, Vol:07,p:135

[61] ابن علیہ: نام اسماعیل بن ابراہیم ابن مقسم الاسدی ہے اور علیہ اس کی ماں کا نام تھا جس دن حسن بصری فوت ہوئے اس دن آپ کی پیدائش ہوئی یحییٰ بن معین نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے نسائی نے آپ سے روایت لی ہیں ۱۹۳ہجری میں فوت ہوئے (سیر اعلام النبلاء، ج: ۱۷، ص: ۱۱۲)

Sīar A'lām al-Nubalā,, Vol:17,p:112

[62] ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، ج: ۱، ص: ۸۸

Zahbī, Tazkirat al-Ḥuffāẓ, Vol:01,p:88

[63] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۷، ص: ۷۱

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā, Vol:07,p:71

[64] الکفایہ، ص: ۳۲۹، ۵۰۴

Al-Kifāyat, pp:329,504

[65] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج: ۷، ص: ۱۹

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā, Vol:07,p:19

[66] جامع صحیح البخاری، کتاب الطب، باب ذات الجنب، ص: ۱۰۱۱، ح ۵۷۱۹

Ṣaḥīḥ Bukhārī, p:1011, Ḥadīth # 5719

[67] خولانی، تاریخ داریا، ص: ۶۲

Khawlānī, Tārīkh Dāriyā, p:62

[68] ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج: ۱۱، ص: ۲۷۰

Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī, Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:11,p:270

[69] تذکرۃ الحفاظ، ج: ۱، ص: ۸۷

Zahbī, Tazkirat al-Ḥuffāẓ, Vol:01,p:87

[70] ذھبی، میزان الاعتدلال، ج: ۳، ص: ۲۹۵

Al-Zahbī, Mīzān al-Aetidāl fī Naqd al-Rijāl, Vol:03,p:295

[71]ابن کثیر، الجرح والتعدیل، ج:۳، ص:۹
Ibn-e-Kathīr, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl, Vol:03,p:09

[72]ذہبی، میزان الاعتدال، ج:۳، ص:۱۹۳
Al-Zahbī, Mīzān al-Aetidāl fī Naqd al-Rijāl,Vol:03,p:193

[73]ایضاً
Ibid

[74]ایضاً
Ibid

[75]ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج:۷، ص:۲۶۶
Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:07,p:266

[76]ایضاً: ص:۱۴۷
Ibid

[77]ذہبی، میزان الاعتدال، ج:۳، ص:۲۹۵
Al-Zahbī, Mīzān al-Aetidāl fī Naqd al-Rijāl,Vol:03,p:295

[78]الطبری، ج:۳، ص:۲۴۸۵
Al-Ṭibrī, Vol:3,p:2485

[79]ابن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، ج:۸، ص:۳۵۱
Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:08,p:351

[80]طبقات ابن سعد، ج:۷، ص:۲۳۰
Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:07,p:230

[81]سورۃ طٰہٰ:۵۲
Ṭāhā, p:52

[82]ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج:۱۱، ص:۱۱۹
Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:11,p:119

[83]الکامل، ج:۳، ص:۷۸/ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:۷، ص:۲
Al-Kāmil, Vol:03,p:78 / Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:07,p:2

[84]مسند احمد بن حنبل، ج:۳، ص:۲۲۳
Musnad Aḥmad bin Ḥanbal, Vol:03,p:223

[85]التاریخ، ج:۳، ص:۲۴
Al-Tārīkh,Vol:03,p:24

[86]تاریخ الموصل، ص:۱۷۷
Tārīkh al-Maūṣil, p:177

[87]ابن حجر عسقلانی، فتح الباری شرح جامع صحیح البخاری، ج:۵، ص:۱۵۷
Ibn-e-Ḥajar 'sqlānī, Fatḥ al-Bārī Sharḥ Jām' Ṣaḥīḥ Al-Bukhārī, Vol:05,p:157

[88]المجروحین، ص:۶۸
Al-Majrūḥīn, p:68

[89]المحدث الفاصل، ص:۶۱
Al-Muḥadith al-Fāṣil, p:61

[90]ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، ج:۸، ص:۳۱۹
Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:08,p:319

[91]ابن سعد،الطبقات الکبریٰ،ج: ۷، ص: ۳۳

Ibn-e-Sa'd, Al-Ṭabqāt al-Kubrā,Vol:07,p:33

[92]الفہرست، ص: ۳۴

Al-Fehrist, p:34

[93]مسند ابن الجعد،ج:۱، ص: ۱۸/ابن الورد العتکی، بصری،ابو بسطام الواسطی نے چار سو تابعین سے احادیث اخذ کی۔

Musnad ibn-e-al Ja'd, Vol:01,p:18

[94]ابن کثیر،الجرح والتعدیل،ج: ۴، ص: ۱۶۸

Ibn-e-Kathīr, Al-Jarḥ wa al-Ta'dīl, Vol:04,p:168

[95]معمر بن راشد، ھوابو عروۃ، ثقہ اور فقیہ تھے (الفہرست، ص: ۳۴/اسماء التابعین،ج:۱، ص: ۳۴۸، ترجمہ ۱۰۶۲)

Al-Fehrist, p:34 / Abū al-Ḥasan 'lī bin 'umar, Asmā, al-Tāb'īn,Vol:01,p:348, Tarjimat:1062

[96]تہذیب التہذیب ص: ۱۰-۱۵۶-۱۹۷/ہشام بن عروہ بن الزبیر،امام فی الحدیث اور فقیہ تھے (اِسماء التابعین،ج:۱، ص: ۳۸، ترجمہ ۱۱۸۶)

Abū al-Ḥasan 'lī bin 'umar, Asmā, al-Tāb'īn,Vol:01,p:38, Tarjimat:1186

[97]ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب،ج: ۷، ص: ۳۵۸

Ibn-e-Ḥajar al-'sqalānī,Tahẓīb al-Tahẓīb, Vol:07,p:358

[98]ذھبی، سیر اِعلام النبلاء،ج: ۷، ص: ۵۶۱

Shams al-Dīn Abū 'bd Allāh Muḥammad bin Aḥmad Al-Zahbī, Vol:07,p:561

[99]اِسماء التابعین،ج:۱، ص: ۳۸۵

Abū al-Ḥasan 'lī bin 'umar, Asmā, al-Tāb'īn,Vol:01,p:358